تبصرہ

اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب، قرآنِ مجید، کی حفاظت کا ذمہ خودلیا ہے۔سورۃ الحجر میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ o سورۃ الحجر[15:9]

ترجمہ: ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا اور بے شک ہم اس کے نگہبان ہیں۔

گویا، قرآن پاک کی حفاظت کا یہ ذمہ، وعدۂ الٰہی ہے اور اپنے وعدے سے متعلق خود ربِ کائنات کا یہ اعلان ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ o سورۃ آل عمران[3:9]

ترجمہ: بے شک اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

لہٰذا ہم سب مسلمانوں کا یہ ایمان ہے کہ قرآن ہم تک بالکل اسی طرح پہنچا ہے جس طرح ،لوحِ محفوظ سے، سرورِ کائنات ﷺ کے سینہ اطہر پر ربِ کائنات نے نازل فرمایا تھا۔اس میں نہ تو کوئی تبدیلی ہوئی ہے اور نہ ہی کوئی تبدیلی یا کمی بیشی ہوسکتی ہے۔قرآن پاک کے اسی اعجاز کے باعث، اپنی تمام تر مخالفت اور حسد کے باوجود مستشرقین بھی اس میں کسی قسم کے تضاد، اختلاف یا تبدیلی کے نہ ہونے کا اقرار کرنے پر مجبور ہیں؛ لہٰذا معروف مستشرق، شفالی بجا طور پر اقرار کرتا ہے کہ:

”قرآن، انسانوں کی توقعات سے بھی زیادہ مکمل صورت میں ان تک پہنچا ہے۔“

قرآن مجید کے متن میں کسی لفظ یا حرف تک کی تبدیلی یا کمی بیشی کا شائبہ تک موجود نہیں۔تدوینِ قرآن کے ضمن میں، قارئینِ قرآن کی سہولت کے لیے، قرآنِ پاک کو منزلوں، پاروں اور رکوعات میں تقسیم کیا گیا اور آیات کے نشانات لگائے گئے۔محققین کے مابین بعض سورتوں کی آیات کے شمار میں معمولی اختلاف، اس کتاب کے مصنف کے بقول، اس بناء پر در آیا کہ بعض محققین نے ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ“ کو الگ آیت شمار کیا اور بعض نے اسے آیت کے طور پر شمار نہیں کیا، بعض نے سورتوں کے آغاز میں آنے والے حروف مقطعات کو الگ آیت جانا اور سورت کی باقی آیات کے ساتھ انہیں بھی آیت کے طور پر شمار کیا جبکہ بعض نے انہیں الگ آیت نہ سمجھتے ہوئے، آیت کے طور پر شمار نہ کیا۔اسی طرح ایک محقق نے قرآن مجید کے کسی حصے کو ایک آیت شمار کیا تو بعض دوسرے محققین نے اسی حصے کو دو یا تین آیات شمار کرلیا۔اس طرح قرآن مجید کے مختلف نسخہ جات میں آیات کے شمار میں اختلافات کے باعث، بعض اوقات طلبہ و محققین کے لیے مسائل اور الجھنیں جنم لیتی ہیں۔بقول مصنف کتاب ہذا:

”قرآن حکیم کے مختلف نسخہ جات میں تعدادِ آیات کے تعین سے متعلقہ اختلافات کی رو سے ان حوالہ جات کی مدد سے عام قاری اصل متن تک بآسانی رسائی حاصل نہیں کرسکتا۔مثلاً سورۂ توبہ کی آیات کی کل تعداد بعض کے نزدیک ۱۲۹ اور بعض کے نزدیک ۱۳۰ ہے۔دینی کتب میں اس کی آخری دو آیات کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔دو مختلف

> نسخوں کی وجہ سے قاری آخری دو آیات جن کی فضیلت بیان ہوئی ہے، ان کا تعین نہیں کر پائے گا۔ کوفی شمار میں آیت الکرسی کا نمبر ۲۵۵ ہے۔ 'مدنی ۱' شمار میں اس کا نمبر ۲۵۳ ہے۔ 'مدنی ۲' شمار میں آیت الکرسی دو آیات ۲۵۳ اور ۲۵۴ پر مشتمل ہے۔ آیت ۲۵۳ شروع تا ''اَلْقَیُّوْمُ'' تک ہے جبکہ دوسری آیت (آیت ۲۵۴) ''لَا تَاْخُذُہٗ'' تا آخر ہے۔ اسی طرح 'مدنی ۲' شمار کے مطابق سورہ ملک کی آیات کی تعداد ۳۰ کے بجائے ۳۱ ہے۔ اس میں آیت ۹ کو دو آیات ۹ اور ۱۰ میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق آیت ۹ ''نَذِیْرٌ'' اور آیت ۱۰ ''ضَلَالٍ کَبِیْرٍ'' پر ختم ہوتی ہے۔''

میرے شاگردِ خاص، عزیزم، پروفیسر ڈاکٹر محمود علی انجم نے تعدادِ آیاتِ قرآنی کے مسئلے کو اہمیت دیتے ہوئے اسے اپنی تحقیق کا موضوع بنا کر اس اہم مسئلے کو سلجھانے کی کوشش کی ہے۔ قرآنی آیات کی تعداد کے حوالے سے ایسی باقاعدہ تحقیق قبل ازیں میری نظر سے نہیں گزری۔ ڈاکٹر محمود علی انجم کو اس ضمن میں اولیت حاصل ہے۔ وہ ویسے بھی مشکل اور منفرد قسم کے تحقیقی کام کر کے اہل علم وفضل کو چونکا دینے کے فن پر کامل دسترس رکھتے ہیں۔ اس سے پہلے اُن کی کتاب ''نورِ عرفان'' جلد اول و دوم نے سنجیدہ علمی حلقوں سے اسی بناء پر زبردست خراجِ تحسین وصول کیا تھا کہ اس کتاب میں انہوں نے تصوف پر ایک نئے انداز میں نظر ڈالی اور تصوف کے بے شمار نایاب گوشوں کی نقاب کشائی کی تھی اور صدیوں بعد، تصوف کے حوالے سے، کچھ نیا اور انوکھا مواد اہل علم کے سامنے لائے تھے۔ اب وہ اپنی نئی تحقیق ''تعدادِ آیاتِ قرآنی'' کے حوالے سے اہم حقائق منظر عام پر لائے ہیں جو واقعی ایک نیا اور زبردست تحقیقی کام ہے کہ جس کی حقیقتاً امتِ مسلمہ کو ضرورت تھی۔

ڈاکٹر محمود علی انجم نے 'اپنے اس کام میں' اپنے تحقیقی جوہر کھل کر دکھائے ہیں۔ انہوں نے دنیا بھر میں قرآن مجید کے متداول نسخوں، آیاتِ قرآنی کے ساتوں شمار اور ان کے اختلافات اور الشیخ عبدالفتاح بن عبدالغنی بن محمد القاضی کے معروف قصیدے 'الفرائد الحسان فی عدآی القرآن'، علوم القرآن کی کتب، مختلف تراجم اور تفاسیر کا انتہائی باریک بینی، دیدہ ریزی اور کمال کی فنکارانہ تحقیق وتنقیدی مہارت سے کام لیتے ہوئے اس اہم مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی ہے اور میرے خیال میں وہ اپنی اس مخلصانہ کوشش میں کامیاب رہے ہیں۔ مجھے یقین کامل ہے کہ 'تعدادِ آیاتِ قرآنی' کے حوالے سے محمود علی انجم کا یہ منفرد تحقیقی کارنامہ، اہل علم وفضل تحسین کی نگاہ سے دیکھیں گے۔

قرآنی آیات کی تعداد کے مسئلے کے حوالے سے، محمود علی انجم کے اس تحقیقی کارنامے کو اس لحاظ سے منفرد مقام حاصل ہے کہ اس ضمن قبل ازیں ایسا منضبط تحقیقی کام منظرِ عام پر نہیں آیا اور بڑی بڑی معروف تفاسیر اور علوم القرآن کی کتب اس موضوع سے کنی کتراتی نظر آتی ہیں۔ اس طرح اس اہم اور مشکل کام کی اولیت کا سہرا، ڈاکٹر محمود علی انجم کے سر جاتا ہے۔ یہ اُن پر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم اور رسول پاک ﷺ کا خاص فیضان ہے؛ کیونکہ

ایں سعادت بزورِ بازو نیست

طالبِ دعا

قمر اقبال

صدر 'بزمِ فکرِ اقبال'، راولپنڈی